Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۲۹ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۲۹ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرنا ضروری ہے

اگر اس کی راہ میں مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے

"یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دُکھ درد اور مصیبت کو اُٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اُٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اِس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی اور مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے دُنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دُنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو۔ اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردّد نہ ہو"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۳، ۸۴)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

قائدین کرام فوری توجہ فرمائیں

جن مجالس خدام الاحمدیہ میں اگلے دو سالوں ۱۹۷۸ء۔۷۹ء کے لئے قائد کا انتخاب ابھی تک نہیں ہوا براہ کرم ان مجالس میں انتخاب کروا کر محترم صدر صاحب کو جلد رپورٹ بھجوا دیں۔ اسی طرح ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک فہرست تجنید برائے سال ۱۹۷۷ء۔۷۸ء نہیں بھجوائی وہ فوراً فہرست تجنید مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احبابِ جماعت اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے لئے پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ سے قبل فرمایا تھا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے لیکن کام کرنے والے رضا کاروں کی تعداد اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مجھ سے کہا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر اکیلے ربوہ کے رضا کار جلسہ کے انتظام کو نہیں سنبھال سکتے اس لئے ضروری ہے کہ وہ احمدی جو باہر سے جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کریں اور پھر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اُن کی فہرستیں مرکز کو ارسال کر دیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ارشاد کی تعمیل میں صدران جماعت اور امراء کے توسط سے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے لئے پیش فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ نبوت ۱۳۵۶ ہش
۲۹ نومبر ۱۹۷۷ء

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا ایک خصوصی امتیاز

یہ ایک مسلّم [illegible] ہے کہ جتنا زیادہ انسان دُنیا اور اس کی زینتوں پر دل وجان سے فریفتہ ہوکر ان [illegible] اُدھیڑ بن میں انہماک اختیار کرتا اور مستغرق رہتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ مذہب سے دُور ہوکر دُنیا کی آلائشوں میں ملوّث ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ خدا اور آخرت کا منکر ہوکر بالکل راندۂ درگاہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ سابقہ اُمّتیں اِسی لئے بگڑیں اور اسی لئے عذابِ الٰہی کا نشانہ بنیں کہ اُنہوں نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدّم سمجھنا شروع کر دیا۔ عہد تو اُن اُمّتوں کے افراد نے خدا تعالیٰ سے یہ کیا تھا کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدّم رکھیں گے لیکن انہوں نے دنیا کی طرف جھک کر اور اُسے ہی اپنا منتہائے مقصود بنا کر اس عہد کو توڑ ڈالا۔ رسمی وابستگی کے سوا اُنہوں نے دین کے ساتھ اَور کوئی واسطہ نہ رکھا اور ہمہ تن دنیا ہی کے ہو رہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مُسلمہ کو خیرِ اُمّت قرار دے کر اس کے افراد کے لئے یہ لازمی قرار دیا تھا کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ بنی نوعِ انسان کی ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے چلے جائیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے سابقہ اُمّتوں میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی اس اصلی اور بنیادی وجہ اور اس کے عبرتناک انجام پر تفصیل سے روشنی ڈال کر انہیں بتاکید یہ نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا کی طرف کبھی نہ جھکیں اور اس کی زینتوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے اور ان پر فریفتہ ہوکر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑنے کے کبھی مرتکب نہ ہوں ورنہ ان کو بھی اسی عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جس سے سابقہ نافرمان اُمّتیں دوچار ہوئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(آل عمران آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ بلاشبہ جو لوگ (دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے سے متعلق) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیا اور اس کی زینتیں) لیتے ہیں تو یہ لوگ (ایسے) ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوگا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے واسطے دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں پر فریفتہ ہوکر اسے دین پر مقدّم سمجھنے لگنا اور اپنے عمل سے اپنی اس کج روی کا ثبوت بہم پہنچانا کوئی معمولی فروگزاشت نہیں ہے بلکہ یہ سراسر ہلاکت مول لینے کے مترادف ہے۔ کسی انسان کی اس سے زیادہ بدنصیبی، محرومی، ذلّت و رُسوائی نیز ہلاکت اَور کیا ہوسکتی ہے کہ انسان فانی دنیا کے فانی عیش کی خاطر خدا تعالیٰ کو اپنے پر اس درجہ ناراض کرلے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ نہ اس سے کلام کرے نہ اُس کی طرف دیکھے اور نہ اُسے پاک ٹھہرائے بلکہ دردناک عذاب اُس کے لئے مقدّر کردے۔

اس حالت کو انسان اُس وقت پہنچتا ہے جب وہ زبانی ایمان کو ہی کافی سمجھ کر عمل سے یکسر کورا ہو بیٹھتا ہے۔ سو گویا قول اور فعل کا تضاد اسے لے ڈوبتا ہے۔ زبان سے تو وہ اپنے مؤمن ہونے کا اعلان کرتا ہے لیکن اعمال اس کے سراسر کافروں والے ہوتے ہیں۔ چونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اسی حال میں پایا تھا اس لئے آپ نے اپنی بعثت کے آغاز میں ہی سب سے زیادہ زور دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے پر ہی دیا اور اپنے متبعین سے یہ عہد لیا کہ وہ دنیا سے دل برداشتہ رہتے ہوئے بہرطور و بہرحال دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے۔ بلکہ اس ضمن میں یہ بھی فرمایا:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم نہیں رکھتا میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو نبھانے اور دین کو دُنیا پر مقدّم رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہاں تک فرمایا:۔

"جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدّم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوعِ انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہوجائے اور اپنی تمام خودرائی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے میں اس کو اس کُتّے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مُردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔" (تذکرۃ الشہادتین)

پس دنیا میں حد سے زیادہ انہماک سے بچتے ہوئے دین کو ہر حالت میں دنیا پر مقدّم رکھنا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا ایک خصوصی امتیاز ہے۔ اپنے اس امتیاز کو ہر ایک قدم میں برقرار رکھنا اور اس پر کوئی آنچ نہ آنے دینا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا امتحان ایک بہت کڑا امتحان ہے۔ اس دنیا میں ہر ہر قدم پر یہ امتحان درپیش ہوتا ہے اور ہر ہر قدم میں انسان کو اس امتحان میں کامیاب ہونا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر وہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے والا قرار نہیں پاسکتا۔

خطبۂ نکاح

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز)

مؤرخہ ۱۵ اخاء ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

"اس وقت میں ایک پیارے بچے احمدیت کے خادم شاہد حافظ محمد ابراہیم کے نکاح کا اعلان کروں گا۔

حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بینائی تو نہیں دی لیکن بصیرت عطا کی ہے اور فدائیت و ایثار بخشا ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کے والدین پر ابتلاء آیا لیکن یہ اپنے اخلاص پر قائم رہے اور باوجود اس کے کہ یہ پڑھ نہیں سکتے تھے لیکن انہوں نے بڑی محنت کر کے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ قرآن کریم کے حافظ بھی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں ہمیشہ برکت ڈالتا رہے اور اپنی رحمت سے ان کے لئے خوشیوں کے سامان پیدا کرتا رہے اور ان کی اولاد سے بھی دینِ اسلام کی خادم نیک نسل پیدا ہو اور وہ بھی دُنیا کی بھلائی میں مصروف رہیں۔

حافظ صاحب کا نکاح ان کے عزیزوں ہی میں ہو رہا ہے۔ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ جو مکرم میاں احمد صاحب ساکن کوئٹہ کی صاحبزادی ہیں کا نکاح پندرہ صد روپے مہر پر عزیزم مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سے قرار پایا ہے۔"

ایجاب وقبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی اہمیت اور اس کے آداب

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

جہاں تک نماز کی اہمیت کا تعلق ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں بڑے صاف الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ گویا یہ اہمیت کم ہے کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

"قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ" (ابراہیم: ۳۲)

یعنی اے رسول ؐ۔ میرے صاحب ایمان بندوں کو حکم دے کہ وہ نماز قائم کریں

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

"اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ" (العنکبوت: ۴۶)

یعنی نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (سب کاموں سے) بڑی ہے۔

اور پھر خالق دو عالم نماز قائم کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" (البقرہ)

یعنی جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور انہیں نہ تو کسی کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حدیث میں آتا ہے:۔

"اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ"

نماز دین کا ستون ہے۔

اسلامی عبادات کی عمارت کو قائم رکھنے کے لئے نماز کا ستون بڑا ضروری ہے۔ مرنے کے بعد روز حساب بھی سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا۔ حدیث میں آتا ہے:۔

"اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ لَهُ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ"

(کنز العمال)

کہ یقیناً قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

قرآن پاک بھی اس بات کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے:۔

"مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ؟" (المدثر)

تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی۔

تو وہ جواب دیں گے:۔

"لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ" (المدثر)

ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

وہ عمل جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار حکم فرمایا ہے وہ عمل جس سے انسان ناپسندیدہ باتوں اور برائیوں سے بچتا ہے اور ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ رہتا ہے اور پھر وہ عمل جو اسلامی عبادات کی عمارت کا ستون ہے جس سے دین کی عمارت قائم ہے اس کے ادا کرنے کے ضرور کچھ نہ کچھ آداب ہوں گے اسلام نے تو ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کے آداب بیان فرمائے ہیں ہم اس فرصت میں رکوع کے بعد کھڑے ہونے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد جسم کی حالت کیا ہونی چاہیئے؟ اس کے متعلق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث کی روشنی میں کچھ باتیں کریں گے۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض نمازی رکوع کرنے کے بعد جسم کی معمولی حرکت کے ساتھ ہی سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہیں کچھ تو وقت لگتا ہے لیکن ان کا رکوع کے بعد سجدہ میں جانے کا وقفہ ایک سیکنڈ سے بھی کم ہوتا ہے۔ ہم نے کئی دفعہ ایسے نمازیوں کو دیکھتے ہوئے اپنی زبان میں سمع اللہ لمن حمدہ دہرایا لیکن ادھر ہم نے صرف سمع کہا اور وہ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ سجدہ میں چلے گئے۔ یا تو ایسے نمازیوں کو علم ہی نہیں کہ رکوع کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے اور یا وہ پھر نماز صرف دکھاوے کے طور پر پڑھتے ہیں اور پورے الفاظ کا ادا کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ اسی طرح سجدہ کے بعد بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدہ گاہ سے صرف چند انچ پیشانی کو اٹھا کر دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اگر دو سجدوں کے درمیان یہ مسنون دعا "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ" پڑھیں تو اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔ پھر دو سجدوں کے درمیان بھی کچھ وقفہ ہونا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ ایسے بندہ کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنے رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔" (مشکوٰۃ)

اب دیکھیں کتنا واضح حکم ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے اور سجدہ کے بعد اسی طرح بیٹھنا چاہیئے کہ پشت سیدھی ہو جائے۔ اب ظاہر ہے کہ پشت جسم کی معمولی حرکت سے سیدھی نہیں ہو سکتی۔

بعض نمازی نماز میں اپنی آنکھ کی پتلیوں کو دائیں بائیں گھماتے رہتے ہیں جس سے نماز کی روح کہ یا تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو یا خدا اسے دیکھ رہا ہو۔ ختم ہو جاتی ہے حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"نماز میں ادھر ادھر دیکھنا بھی صحیح نہیں کیونکہ شیطان اس دیکھنے کے وقت کو بجائے اللہ کے اپنا حصہ بنا لے گا۔" (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یَا اَنَسُ اِجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ" (مشکوٰۃ)

کہ اے انس! جہاں پر سجدہ کرتے ہو وہیں اپنی آنکھ کو رکھو۔

حضرت انس رضؓ ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا:۔

"اے میرے بیٹے نماز میں اپنی توجہ کو ادھر ادھر پھیرنے سے بچا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے"

یاد رکھنا چاہیئے اور یہ ہر نمازی کے ذہن نشین ہونا چاہیئے کہ نماز ہی اسلامی عبادات کا ستون ہے۔ نماز ہی اسلام کا اہم رکن ہے۔ سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی روز حساب پوچھا جائے گا۔ جنتیوں کے پوچھنے پر دوزخیوں کا بھی جواب یہی ہوگا کہ وہ نماز ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

نماز ایسی عبادت ہے کہ جو انسان کو آفات نفس، شہوانی جذبات، نفرت، حسد، کبر و غرور اور برائیوں سے روکتی ہے۔

جب خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے اور اس کا اٹل فیصلہ ہے تو کوئی طاقت نہیں جو رب العالمین کے فیصلہ کو بدل سکے کہ اگر انسان اقیموا الصلوٰۃ کے حکم پر عمل کرے تو ہر برائی اس کا پیچھا چھوڑ جائے گی۔ شیطانی خیالات حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔ دنیوی قوانین بھی برائیوں سے روک نہیں سکتے اس کے لئے پہلے اپنے ذہن بدلنے ہوں گے۔ روح کو پاک اور دلوں کو صاف کرنا ہوگا۔ اور یہ نماز کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ آخر خاتم النبیین کے پاس کون سی حکومت تھی۔ انہوں نے کون سا دنیاوی قانون رائج کیا تھا۔ آپ خود بھی اور آپ کے صحابہ رضؓ بھی تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہونے پر آپ نے اعلان فرمایا کہ شراب بند ہے تو یہ آواز سنتے ہی صحابہ رضؓ کرام نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور شراب گلیوں میں بہنے لگی جو گلاس ہونٹوں پر پہنچ گئے تھے وہ وہیں سے اٹھا دیئے گئے۔ آخر یہ کیوں؟ اس لئے کہ رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ؐ نے ان کے پراگندہ ذہن زنگ آلود دل چمکتے ہوئے شیشے کی طرح کر دیئے تھے اور جس چیز نے ان کے سینے کو روشنی دی وہ نماز ہی تھی صحابہ کرام رضؓ کا اقیموا الصلوٰۃ پر عمل تھا اور نماز ان کی روحوں میں سما چکی تھی۔

ایک طرف تو نمازی کہلانے والے کی یہ حالت کہ وہ نماز کے آداب کو نظر انداز کرتا ہے اور نماز میں ہر ناجائز حرکت کر کے لوگوں کی نظروں میں دھول جھونک کر نمازی کہلاتا ہے لیکن دوسری طرف مخالف اسلام (جن کا تعلیم اسلام کے خلاف لکھتے ہوئے نہیں رکتا) ایک سچے نمازی کو دیکھتا ہے تو لکھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کے طریق عبادت میں انتہائی ادب اور متانت پائی جاتی ہے مسجد کے اندر نمازی کی نگاہ تعلیل میں اور طریق عمل میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا بلکہ اس میں سکون اور عاجزانہ پاکیزگی ہوتی ہے اور وہ اپنے خالق کی عبادت میں محو تن گویا ہوا نظر آتا ہے۔ خشوع و خضوع کے ساتھ نگاہیں نیچی کئے ہوئے جن میں کوئی ریا یا نمائشی عاجزی نہیں پائی جاتی یہ ہے ایک مسلمان کی عبادت کی کیفیت"

حضرت مسیح موعود ؑ بھی فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کے تینتیسویں ۳۳

سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

قسط نمبر (۲)

دوسرا دن - ۵ نومبر ۱۹۷۷ء

علی الصبح خدام پروگرام کے مطابق بیدار ہو کر مقام اجتماع میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ ساڑھے چار بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اور کثیر تعداد میں خدام نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ ۵ بج کر ۳۰ منٹ پر نماز فجر ہوئی۔ جس کے بعد محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے درس قرآن مجید دیا۔

اس کے بعد تمام خدام نے پنڈال میں ہی اپنی جگہ بیٹھکر تلاوت قرآن پاک کی۔ ۶ بجے خدام مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ میں اجتماعی ورزش کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا۔ اسی دوران والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ ناشتہ کے بعد بھی ورزشی اور علمی مقابلے ہوئے۔ علمی مقابلوں میں مشاہدہ و معائنہ، مضمون نویسی، حفظ نظم اور مطالعہ حدیث کے مقابلے شامل ہیں۔

انفرادی ورزشی مقابلوں میں کلائی پکڑنے وزن اٹھانے، لمبی اور اونچی چھلانگ۔ نیز تھالی اور گولہ پھینکنے کے مقابلے اور اجتماعی مقابلوں میں فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے ہوئے۔ جو تقریباً پونے دس بجے تک جاری رہے۔

اس کے بعد خدام مقام اجتماع میں واپس آئے۔ جہاں مقابلہ عام معلومات ہر سہ معیار شروع ہوا اس میں خدام نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اس دلچسپ مقابلہ کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "بڑی عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" کے موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں ایک مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار خاص ہوا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں ہر مقرر نے ۱۰ منٹ مقررہ عنوان پر تقریر کی۔ اس مقابلہ میں پانچ اضلاع کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔

بعد ازاں دوپہر کے کھانے کے لئے اور تیاری نماز کے لئے وقفہ ہوا اور اس دوران سٹیج پر مقابلہ اذان ہوا جس میں کثیر تعداد میں خدام شریک ہوئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق اول محمد ظفر اللہ احمدی سیالکوٹ اور دوم غلام سرور شیخوپورہ و منیر احمد جاوید لاہور اور سوم حافظ امیر حسین راولپنڈی قرار پائے۔

وقفہ کے بعد ۲ بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد ذکر حبیب کا دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام ہوا۔ اس میں پہلے محترم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشم دید واقعات سنائے اور بعد میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے اپنا ایک واقعہ سنایا۔ اس کے بعد ٹھیک ۲ بج کر ۵۵ منٹ پر شوریٰ کا دوسرا اجلاس (برائے انتخاب صدر) حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم۔ قاری عاشق حسین آف سانگلہ ہل نے کی بعدہٗ صدر اجلاس نے قواعد انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پڑھ کر سنائے۔

حسب قاعدہ ہر نمائندہ نے تین بار اپنا حق رائے استعمال کیا۔ کثرت رائے سے محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو آئندہ دو سال کے لئے صدر تجویز کیا گیا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرمایا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شوریٰ کے اجلاس کی بقیہ کارروائی عمل میں آئی۔ شوریٰ کے نمائندگان نے سب کمیٹی کی جملہ سفارشات منظور کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ امام وقت کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء تک وقف جدید (دفتر اطفال) کا ایک لاکھ کا ٹارگٹ بہرحال پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے بعد شوریٰ کا اجلاس ختم ہوا۔ اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے وقفہ ہوا اور جامعہ کی گراؤنڈ میں کبڈی، فٹ بال اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے۔ ۵½ بجے خدام مقام اجتماع میں واپس تشریف لے آئے۔ تو نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "مقام مہدی علیہ السلام" کے موضوع پر درس حدیث دیا۔

درس حدیث کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر خدام مقام اجتماع میں جمع ہوئے اور ساڑھے سات بجے تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ بہاولپور نے تلاوت قرآن مجید فرمائی جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے "وقف زندگی" کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے "نماز باجماعت" کی اہمیت قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

اس پروگرام کے آخر میں صدر اجلاس مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "برکات خلافت" کے موضوع پر خدام سے ایک نہایت اہم خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں برکات خلافت بیان کرتے ہوئے اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد یہ مجلس برخاست ہوئی اور معیار اول کا تقریری مقابلہ ہوا۔

تقریری مقابلہ کے بعد ساڑھے نو بجے ایک نہایت دلچسپ مجلس دینی و علمی سوالات کے جوابات سے متعلق منعقد ہوئی۔ خدام نے اپنے سوالات پہلے ہی سٹیج پر بھجوا دیئے تھے۔ محترم مولوی عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید۔ اور محترم ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب نے خدام کے سوالات کے نہایت دلچسپ اور معلوماتی جوابات دیئے۔ یہ مجلس تقریباً رات کے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اور اس کے اختتام کے ساتھ ہی اجتماع کے دوسرے روز کے پروگرام بھی ختم ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

تیسرا دن - ۶ نومبر ۱۹۷۷ء

۶ نومبر بروز اتوار اجتماع کے تیسرے روز بھی ساڑھے تین بجے سے خدام کو بیدار کرنا شروع کر دیا گیا۔ ۴ بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ پانچ بج کر ۲۲ منٹ پر نماز فجر ہوئی۔ اس کے بعد محترم لئیق احمد طاہر صاحب مہتمم اطفال نے سورہ بقرہ کی ۱۷ آیات کا درس دیا۔ درس کے بعد خدام نے پنڈال میں تلاوت قرآن کریم کی۔ ۶ بجے پنڈال کے سامنے اجتماعی ورزش کا پروگرام ہوا۔ جس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے ناشتہ کا وقفہ ہوا اسی دوران سٹیج پر نظم خوانی اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔ نیز رسہ کشی اور والی بال کے ورزشی مقابلے جامعہ کی گراؤنڈ میں ہوئے۔ اور ناشتہ کے بعد فٹ بال اور کبڈی کے فائنل مقابلے ہوئے۔

۹ بج کر ۴۰ منٹ پر علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم صادق محمد طاہر نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس سیرالیون، سری لنکا اور مشرقی افریقہ نے خدام کو تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ و امریکہ کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے بعد ازاں محترم مرزا محمود دین صاحب ناز نے مشعل راہ سے اطاعت نظام کے موضوع پر درس دیا۔

اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام محترم محمد شفیق قیصر صاحب، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔

سب سے پہلے معتمد صاحب مرکزیہ نے حاضرین خدام کو عمومی ہدایات دیں۔ اس کے بعد مہتمم اشاعت نے خدام کو خالد اور تشحیذ الاذہان کی اشاعت بڑھانے اور ان کے لئے مضامین لکھنے نیز شعبہ اشاعت کی مطبوعات خریدنے کی طرف توجہ دلائی۔

مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد نے خدام کو تبلیغ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مہتمم صاحب خدمت خلق نے خدام کو بلا لحاظ مذہب و قوم بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کی۔ مہتمم صاحب مال نے فہرست تجنید کے ساتھ بجٹ مکمل کر کے بھجوانے، نیز حضور ایدہ اللہ کے وقف جدید کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ ایک لاکھ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مہتمم تعلیم نے خاص طور پر مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مرزا غلام احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

"نماز کی اہمیت" بقیہ ص (۳)

تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب سجدہ تن نماز ہو جائیں۔"

(الحکم جلد ۳)

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرماتے تا ہم حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کے عبد بن کر اس کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں اور نماز کی روح کو سمجھنے اور احسن طریق پر با لالتزام ادا کرنے والے ہوں۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۳۵۱

میں بشیراں بیگم زوجہ چوہدری معراجدین صاحب قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
زیور طلائی ۳½ تولہ مالیتی ۱۷۰۶/۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشیراں بیگم زوجہ معراجدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد نعیم احمد نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد یوسف۔ وصیت ۱۱۰۵۶ سیکرٹری وصیت۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۲

میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری محمد حیات صاحب قوم لبرا پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن رکھ چراگاہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے
زیور ۸ تولہ طلائی مالیتی -/۴۰۰۰ روپے
گھڑی مالیتی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ محمد حیات صاحب رکھ چراگاہ بھیرہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔
گواہ شد۔ محمد حیات خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ کرامت اللہ خادم مربی سلسلہ احمدیہ بھیرہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۳

میں حبیب الرحمن زیروی ولد صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ جیب خرچ کی صورت میں ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حبیب الرحمن زیروی کاشانہ منیب دارالنصر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ خدا بخش عبد زیروی، سیکرٹری تعلیم دارالنصر غربی ربوہ۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر رُوداد (بقیہ صفحہ ۴)

آپ نے گزشتہ دو سالوں میں شعبۂ تعلیم اور شعبۂ مال کی مساعی میں تین چار گنا اضافہ کا ذکر فرمایا اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔ اس طرح شعبۂ اطفال کی طرف قائدین کو خصوصی توجہ دینے کی تلقین فرمائی نیز شعبۂ خدمت خلق کے تحت خدام کو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے اور ان سے ہمدردی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

صدر محترم کے خطاب کے بعد تمام خدام پرچہ قرآن مجید، دینی معلومات، ذہانت کے امتحان میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد طعام اور تیاری نماز کے لئے وقفہ ہوا۔ سوا ایک بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور ڈیڑھ بجے شوریٰ کا تیسرا آخری اجلاس صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت ہوا جس میں دیگر تجاویز کے علاوہ میزانیہ منظور کرنے کی بھی سفارش کی گئی۔ قریباً پونے تین بجے مجلس شوریٰ کا یہ آخری اجلاس ختم ہوا

خدام الاحمدیہ کے آئندہ دو سال کیلئے صدر کی منظوری

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اعلان کیا کہ حضور ایدہ اللہ نے آئندہ دو سال کے لئے محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے کو خدام الاحمدیہ کا صدر منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک فرمائے۔ (آمین)

۳ بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بنفس نفیس تشریف لا کر صدارت فرمائی اور انعامات تقسیم فرمائے اور خدام سے خطاب فرمایا (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۴

میں بشارت الرحمن زیروی ولد صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی۔ قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشارت الرحمن زیروی کاشانہ منیب دارالنصر غربی ربوہ۔
گواہ شد محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ (صوفی) خدا بخش عبد زیروی سیکرٹری تعلیم دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۵

میں امۃ العزیز عابدہ زیروی بنت صوفی خدا بخش عبد زیروی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۰/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ العزیز عابدہ زیروی کاشانہ منیب دارالنصر غربی ربوہ۔
گواہ شد محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ (صوفی) خدا بخش عبد زیروی سیکرٹری تعلیم دارالنصر غربی ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی طاہرہ بیگم اہلیہ آغا طاہر احمد خان ماڈل ٹاؤن لاہور کلیجہ کی درد کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔
(ڈاکٹر رحمت اللہ سیکرٹری مال قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کے خسر مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخان کو ایک حادثہ میں شدید چوٹ آئی ہے آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (محمد عثمان کارکن دفتر امانت ربوہ)

احباب [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں:۔

(۱) تمام مجالس میں آئندہ دو سال کے لئے انتخاب قائدین کروا کر مرکز سے منظوری حاصل فرمادیں۔

(۲) تمام مجالس علاقہ اور ضلع سے فہرست تجنید اور تشخیص بجٹ پُر کروا کر جلد تر ارسال فرمادیں۔

(۳) چندہ جات خدام الاحمدیہ کی تمام مدات کی ماہ بماہ تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کے لئے ابھی سے انتظام فرمادیں۔

(۴) آپ کے علاقہ اور ضلع کی جن مجالس نے گزشتہ سال چندہ جات کی سو فیصد ادائیگی نہیں کی اُن سے اِس ماہ کے اندر اندر بقایاجات وصول کر کے مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(۵) آپ کے علاقہ اور ضلع کی جن مجالس کی نمائندگی سالانہ اجتماع پر نہیں ہوئی اُن سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں اور سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت ان کے ذہن نشین کرائیں تاکہ آئندہ وہ مرکزی اجتماعات میں شمولیت سے محروم نہ رہیں۔

(۶) اپنے ضلع کے لئے جلد تر ناظم اطفال ضلع مقرر کر کے مرکز سے منظوری حاصل فرمادیں۔

(۷) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق اس بات کا خصوصی اہتمام فرماویں کہ آپ کے ضلع کی مجالس اطفال دفتر اطفال وقفِ جدید کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس بات کا انتظام کریں کہ وہ حضور کا منظور کردہ ٹارگٹ وقت مقررہ کے اندر پورا کردیں۔ یاد رہے کہ امسال دفتر اطفال کے لئے ایک لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا مگر ابھی تک جبکہ سال کا صرف ایک ماہ باقی ہے وصولی صرف تیس ہزار روپے کے قریب ہے اس طرح اس ایک ماہ کے عرصہ میں ہمیں ستر ہزار روپے سے زائد کی وصولی کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں حضور کا یہ حکم پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفتر اطفال وقفِ جدید کیلئے مجالس خدام الاحمدیہ کی ٹکٹ گیر مہم کی تازہ رپورٹ

تازہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیادت ضلع سیالکوٹ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خصوصی نمائندگان سے تعاون کرتے ہوئے نمایاں خدمت سرانجام دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اب تک مد اطفال میں نو ہزار روپے سے زائد وصولی کر چکے ہیں اور یہ کام ہنوز جاری ہے۔

مجلس گوجرانوالہ کی وصولی کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ وہ پانچ ہزار روپے سے زائد وصولی کر چکے ہیں اور ابھی کام پوری شدت سے جاری ہے۔

دیگر ضلعی مجالس کے لئے یہ مثالیں قابلِ تقلید ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ) وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بعمر ۷۲ سال ۲۷ نومبر ۱۹۷۷ء کو صبح سوا سات بجے بمقام چنیوٹ وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر بعد نماز مغرب ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال ثانی کی والدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم بابو الٰہی بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں۔

بہت نیک، مخلص، عبادت گذار اور رؤیائے صالحہ سے مشرف خاتون تھیں اور ۱/۵ حصہ کی موصیہ تھیں۔

ایک بیٹا اور آٹھ بیٹیاں اور ۳۵ نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں مرحومہ کی یادگار ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کیلئے

آپ اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور اور ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۳

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

درخواستِ دعا

میرے ماموں زاد بھائی مکرم اللہ رکھا پرویز صاحب کارکن دفتر الفضل کے منہ پر چوٹ لگنے سے ایک بڑا زخم آگیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

ہر قسم کی

جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ

زرعی اسامیوں کی ضرورت ہے

(۱) چند منشی جو کہ زراعت کا کام جانتے ہوں اور خود کام کر سکتے ہوں اور دوسروں سے کام لینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

(۲) چند بیلدار اور چند مزارعین کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے صدر یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

حفیظ آباد فارم

دفتر کوٹھی میرزا حفیظ احمد۔ ربوہ

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق

حبّ اطہرا

مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے

نرینہ اولاد گولیاں

مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

نر جام عشق

ایک ماہ کی خوراک تیس ۳۰ روپے

مشہور دواخانہ چک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۲۸۴۴۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴